The "Very Pernicious and Detestable" Doctrine of Inclusivism

By Robert L. Reymond

بہت زیادہ ضرر رساں اور قابلِ نفرت عقیدہ برائے شمولیت

رابرٹ ایل ریمنڈ

کیوں کہ اگر ہم جسم میں چلتے ہیں تو ہم جسم کے طور پر لڑتے بھی ہیں۔ اِس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی ہیں۔ بلکہ ہم خدا کی طرف سے قادر ہیں کہ قلعوں کو ڈھادیں۔ ہم تصوروں کو ڈھادیتے ہیں۔ بلکہ اِک بھلائی کو جو خدا کی پہچان ہیں۔ اِس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی ہیں۔ بلکہ خدا کی طرف سے قادر ہیں۔ تو ہم ہر ایک دھن کو قید کر کے مسیح کے تابع بنادیتے ہیں۔ ہم تیار ہیں کہ جب آپ کی فرمانبرداری پوری ہو تو ہم ہر طرح کی فرمانبرداری کا بدلہ لیں۔

نمبر 3۔ حق تصنیف 20003 جان ڈبلیو رونز پوسٹ آفس بکس نمبر 68 یونیکوئی

ٹینیسی 37692۔ جنوری فروری 1983

ای میل: tjtriniyfound@oal.com

ویب سائٹ: www.trinityfoundation.com

ٹیلی فون: 4237430199۔ فیکس۔ 4237432005

آدمی جو مسیحی مذہب پر ایمان نہیں رکھتے کسی اور ذریعے سے نجات نہیں پا سکتے۔ بے شک وہ فطرت کے مطابق کتنی ہی اچھی زندگی نہ گزارتے ہوں۔ لہذا اپنے متعلقہ مذہب کے قوانین پر عمل پیرا ہوں اور اور اس پر یقین رکھتے ہوں اور کہتے ہوں کہ شاید وہ نجات حاصل کر سکیں گے پر بہت زیادہ قابلِ اعتماد ہے۔ (ویسٹ منسٹر ایمان کا اعتراف نمبر 4.10)

ماضی قریب میں اتنا وقت نہیں ہوا ہے جب ایک وقت تھا کہ بشارتی ی انجیلی عقیدے کے رہنما اس بات پر متفق تھے کہ اپنی ابدہ منزل کے متعلق غیر بشارتی انسانیت کے لوگوں کے اکٹھ ہو جانا اور اُن سب کا مشترکہ خیال یہ تھا کہ ہو لوگ جو موجود نہیں تھے یا یسوع پر ذاتی ایمان نہیں رکھتے ہو سب جہنمی ہیں اور مارے جائیں گے۔ اور ایوانجیلیکل (بشارتی فرقے) کے لوگوں کے لئے یہ بات اُن کے ایمان کا مرکزی نقطہ تھا۔ اور گم شدہ یا فنا ہونے والی دنیا کے متعلق اس فرقے کے رہنما سے اس طرح کی گفتگو سننا عام سی بات تھی اور اس میں کوئی غیر معمولی عنصر موجود نہ تھا۔ آج اس تصور کو خصوصیت خاص یا امتیازی عقیدہ کہتے ہیں۔ یہ اس لئے بھی ہے کیونکہ یہ اُن لوگوں تک نجات کو پھیلا دیتی ہے جو یسوع مسیح پر اپنے پورے ہوش و ہواس سے ایمان لاتے ہیں۔

لیکن اس فرقے کے رہنماؤں کے بڑھتے ہوئے ترجمانوں کے مطابق اس طرح کا ایمان لانا بائبل مقدس کے مطابق نجات والا اور دفاع کرنے والا نہیں ہے یا پھر یہ کہ بائبل مقدس دوسرے مذاہب کے لوگوں کے متعلق واضح نہیں بتاتی کہ اُن کا ابدی انجام اور حالت کیا ہوگی۔ وہ اس کے مطابق تجویز کو نظریہ شمولیت یا اپنے احاطہ میں لانے والے نظریے پر غور کر رہے ہیں۔ ایسی تعلیمات جس کے مطابق خدا کا رحم اتنا وسیع ہے یہ عقیدہ بہت سارے لوگ جو غیر مسیحی ہیں اپنے احاطہ میں لا سکتی ہیں جو ایک عالمگیر عقیدے کے طور پر سامنے آیا ہے۔ اگر چہ سب لوگ اس میں شامل نہیں ہو سکتے۔ جیسے کہ ہم نے اس کے بارے میں ابھی پڑھا ہے کہ ستارھویں / سترھویں صدی میں ویسٹ منسٹر ایمان کے اعترافات میں اِس ایمان کو قابل نفرت اور بہت زیادہ ضرر پہچانے والا نظریہ کے طور پر پیش کیا ہے۔

ایک ایسی سوچ یا نظریہ جس کے تحت اعتراف کو فعل "نہیں" کے ساتھ زیادہ استعمال نہیں کیا جاتا ہے اس سے پہلے کہ ہم عقیدہ بشارت میں تنزلی کو دیکھیں ۔میں اس تعلیمات کے متعلق رومن کیتھولک چرچ اور الہیاتی آزادپن نظریات کو بیان کرنا چاہوں گا۔

الہیاتی آزادپن کا عقیدہ برائے کثیر الاذاہب

کثیر الاذاہب کا الہیاتی آزادپن کے نظریے کو جان ہک بہت اچھے انداز میں پیش کرتا ہے۔جو پہلے کثیر الاطرف یا کسے رخ والی سمت گفتگو قریباً رسمی سی اخلاقی تقریر کی طرح بیان کرتا ہے۔کہ خداوند یسوع مسیح جو صرف انسان تھا اُس کو کیسے خدا مانا جا سکتا ہے۔یہ قدرتی اور عقلی تھا کہ یسوع مسیح جس کے ذریعے لوگاں نے خدا کے ساتھ نئی اور بہتر زندگی کا لطف اُٹھایا۔اُس کو خدا کا بیٹا کہا جانے لگا اور میں اس شافری میں ضرور مضبوطی دیکھتا ہوں کہ یسوع حقیقی کے بجائے استعاری اور ماخوق الفطرت خدا کا بیٹا بن گیا۔

جان ہک تب یہ دلیل دیتا ہے کہ مسیحی چرچ/کلیسیا کا ارتقاشدہ یعنی یسوع جو دوسروں کی نسبت خدا بھی اور انسان دونوں ہیں خدا کا کلمہ مجسد اور انسانیت کا واحد بچانے والا ہے۔

ایسی تعلیمات سے تھوڑا سا مثبت طریقے سے نقصان پہنچتا ہے جب تک مسیحیت ایک خودمختار مذہب تھا جس کا دوسرے انسانوں کے ساتھ جزوی رابطہ تھا لیکن انسانی تے مسیحی مذہب میں اختلاف کے ساتھ اور یورپ کا دنیا کو اپنی کالونی یا نوآبادیاتی نظام کے تحت ہمیشہ سے روز بروز بڑھتا ہوا پھیلاؤ پوری روئے زمین اور مسیحی شاگردیت یا رسالت کی نفظی اور اصلاحی سمجھوتے اور تشریح کی وجہ سے ایک ایسی اقلیت جو صرف مسیحی مذہب کے دائرے میں موجود تھی اور جس نے اکثریت پر جو دنیا میں مسیحیت کے دائرے سے باہر ہے پر بہت زیادہ اثر و رسوخ قائم کیا۔اگر واقعی یسوع خدا کا کلمہ مجسم ہے اور واقعی اس بات سے بہت سے لوگ بچ سکتے ہیں اور صرف اس کی پیروی کر کے انسان نجات حاصل کر سکتے ہیں۔اور پھر صرف نجات صرف مسیحی ایمان ہی دے سکتا ہے اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ انسانیت کے لئے اتنی بڑھی تعداد خطرے میں ہے جو ہلاک ہو سکتی ہے کیونکہ ابھی تک بچائی نہیں گئی۔کیا اس طرح کی سوچ رکھنا بہت زیادہ خام خیالی نہیں ہے جیسی میں خدا کو صرف قدیم مضرب کے قبائلی خدا کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

John Hick (editor), The Myth of God Incarnate (Philadelphia, 1977), ix. My Jesus, Divine Messiah (Scotland, 2003), demonstrates the shallowness of such an explanation.

یہ واضح لگتا ہے کہ آج ہمیں ایک عالمگیر روحانی اور مذہبی وژن (خواب) دیکھنے اور اُس کو حاصل کرنے کے لئے بلایا گیا ہے جو خدا کے سامنے انسانیت کی بہتری کو بخوبی جانتی ہے۔ہمیں خدا کے برابر محبت کو صرف مسیحیوں کے ساتھ ہی نہیں بلکہ سب کے ساتھ بانٹنا چاہیئے۔اگر ہم اپنی قیمتی زبان سے نوٹ کریں کہ جب ہم کہتے ہیں کہ خدا انسان کی طرف اپنے کام کرتا ہے یعنی کلمہ مجسم تو تب ہمیں یہ بھی کہنا چاہیئے کہ تمام مذاہب میں نجات کلمہ ہی کی شکل اور نام ہیں لیکن جو ہم نہیں کہہ سکتے وہ یہ ہے کہ یسوع ناصری کے ذریعے سب نجات پاتے ہیں۔

یسوع کی زندگی ایک خاص وقت اور مدت کے لئے تھی جب کلمہ نے اس دنیا میں کام کیا۔اب سے ہمیں یسوع کو دوسرے مذاہب کے مقابلے اپنی پہچان کے لئے نجات کا سب سے اچھا ذریعہ کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ہمیں یسوع کو صدیوں پرانے مذہبی تشریح کے دائرہ کار میں نہیں رکھنا ہے۔

مسیحیوں کو چاہیئے کہ دوسرے مذاہب کی جانب برداشت کی خاصیت کو خود بھی بڑھائیں۔جس کا مطلب ہے کہ انہوں نے بڑی سرگرمی سے اُن قوانین کو قبول کرنا ہو گا جس کے متعلق کوئی فرد کسی بھی مذہب کے تصورات کو مان لے۔اس پر عمل کر سکے اور اس کو پھیلا سکے۔لیکن اس بات کا خیال رکھے کہ وہ شہری ،مذہبی انتہا پسندی جیسے نظریات سے بچ سکے۔

Hick, The Myth of God Incarnate, 181-182. Ronald H. Nash provides a thorough exposition and refutation of Hick's religious pluralism in his Is Jesus the Only Savior? (Grand Rapids, 1994).

جو دوسرے لوگوں پر جسمانی ایذ امسلط یا عائد کرتی ہے۔ مسیحیوں کو چاہیے کہ وہ اندر ایسی سماجی حصوصیت پیدا کریں اور دوسروں میں بھی اس حصوصیت کو بیدار کرنے کے کوشش کریں کہ دیگر مذاہب میں بھی مسیحیت کے لئے برداشت پیدا ہو۔ لیکن جب بات زبانی برداشت یا عقلی رواداری کی آتی ہے یعنی غیر مسیحی مذاہب کی تمام باتوں کو سچ جان اور مان لینا اور ذہن کو اتنا وسیع کر لینا تو پھر یہ نیکی کا جاستہ نہیں بلکہ کمزور دماغ والے لوگوں کی برائی ہے۔ جو خود المسیح کی شخصیت کے متعلق سوال پیدا کرتا ہے۔

(رومیوں 8:5)، (طیطس 13:2)، (عبرانیوں 8:1)، (پطرس 1:1)، (یوحنا 1:1، 20:28) انسانیت کا نجات دہندہ جیسا کہ بائبل مقدس ہمیں سکھاتی ہے کہ وہ (یسوع) ہے اور اگر کلیسیا جو مسیح میں سفر کرتی ہے اور اس کو ضرور تاکید کرنی چاہیے اور اقرار کرنا چاہیے کہ یسوع "عمدہ اور انوکھے" طریقے سے "خدا" ہے۔

تاریخی لحاظ سے: اس کا انوکھا عمدہ پن کچھ ایسے ہے اُس کی مقدس پیدائش۔ بے گناہ زندگی، قربانی والی موت اُس کا جی اُٹھنا اور اُس کا آسمان پر جانا، موجودہ وقت میں باپ کے دہنے ہاتھ بیٹھنا اور آخرت میں سب کے لئے بطور منصف اور نجات دہندہ بن کے واپس آنا۔

الہیاتی لحاظ سے: اُس (یسوع) کی عظمت، اُس کی خدائی، کلمۂ مجسم، گناہوں کا کفارہ، اور اُس کے آسمان پر جانے کے کئی پہلو میں پائی جاتی ہے۔ اس لئے کلیسیا کو چاہیے کہ وہ یسوع کو خدا تک پہچانے کا واحد، بچانے والا راستہ کے طور پہ پیش کرے اور اُس کی تبلیغ کرے جیسا کہ اُس نے کلام میں فرمایا ہے۔ یوحنا 6:14

''اور آدمیوں میں بچانے والا نام اُسی کا ہے''

اور جب پطرس نے کہا اعمال 12:4

''اور خدا اور آدمیوں میں درمیانی صرف وہ ہی (یسوع) ہے''

John Stott, The Authentic Christ (Basingstoke, 1985), 70.

رومن کیتھولک کلیسیاء کا نظریہ شمولیت:

روم کی کلیسیاء نے نظریہ شمولیت کی بہت عرصے سے حمایت کی ہے۔ (کارل راہنر 1984۔1904) ایک رومن کیتھولک مفکر اس نظریے کا حامی ہے جس نے "گمنام مسیحی" کی اصطلاح ایجاد کی جس کا مقصد تھا کہ "ایسا غیر مسیحی شخص جو ایمان، اُمید اور محبت یسوع کے فضل سے نجات حاصل کرتا ہے اور یسوع اُس کے غیر مسیحی مذہب جو کتنا ہی غیر یقینی اور نامکمل ہے اُس پر نازل کرتا ہے۔ الہیاتی کھوج میں مندرجہ ذیل لکھتا ہے۔

"غیر مسیحی مذہب کے لوگوں کو مسیحی لوگ ایک غیر متقد (کافر) کے طور پر نہیں لیتی بلکہ ایک ایسے آدمی کی طرح سمجھتی ہے جسے پہلے ہی گمنام مسیحی سمجھنا چاہیے اور انجیل کا بیان کسی بھی آدمی جو خدا اور یسوع سے دور ہو ایک ہی لمحے میں مسیحی نہیں بنا لیتی۔ بلکہ ایک گمنام مسیحی کے درجے پر لے آتی ہے۔ جیسے اب ایک مسیحی عقیدے کی گہرائی فضل سے بھری ہوئی۔ اور مقاصد کی روشنی اور ایمان کا پتہ چلا ہے۔ اُسے کلیساء کی سماجی شکل میں حصہ بن جانا ہے۔ اگر راہنر ٹھیک ہے تو پھر دنیا ایسے ہزاروں انجیل سے منور انسانوں کو دیکھے گی جو اپنے مذہب سے نکل رہے ہیں اور انجیل پر ایمان لا رہے ہیں کیوں کہ موجودہ ذرائع ابلاغ پر انجیل پھیلائی جا رہی ہے لیکن کیا ایسا واقعی ہو رہا ہے، اس کا کوئی ثبوت نہیں۔

لیکن یوحنا کے مطابق اس سے قبل کہ ایسے لوگ پہلے سے ہی نجات یافتہ یا بچے ہوئے ہوں اور جب انجیل اُن کے پاس آتی ہے تو غیر مسیحی لوگوں کے بارے میں ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اُن کو تو رد کر دیا گیا ہے (یوحنا 18:13) کیٹی کزم کے پیراگراف 836 میں رومن کلیسیاء اعلان کرتی ہے کہ کیتھولک مسیحیوں کو جو مختلف طریقوں سے چرچ سے تعلق رکھتے ہیں اور دوسروں کو جو یسوع مسیح پر ایمان لاتے ہیں اور ساری انسانیت کو خدا کے فضل سے نجات کے لئے بلائی گئی

ہے (زور جاری ہے) اس طرح کے اعلان سے رومن کلیسیاء کی تباہی ہوئی اور نا قابلِ تلافی اور نا قابلِ علاج نقصان ہوا۔ اور آنے والے وقتوں کے لئے کیتھولک پن کو نقصان پہنچا۔ کیوں کہ پہلے سے ہی تمام لوگوں کو ہلا آخر اپنی جماعت میں شامل کر لیتے ہیں۔ روم نے اپنا دائرہ کار بڑھا کر اور اپنے اندر نظریات کی تقسیم در تقسیم کے بعد خود لفظ کلیسیاء کی تعریف ہی میں ہیر پھیر کر دیا ہے نہ صرف وہ (کیٹی کزم) کہتی ہے کلیسیاء میں شامل ہیں جو نظر آنے والے ڈھانچے اور نظام کے تحت اور جن پر روم پوپ اور بشپ حکومت کرتے ہیں۔ بلکہ ایسے لوگ بھی شامل ہیں جو یسوع پر ایمان لا کر بپتسمہ پاتے ہیں۔

خواہ ایسے لوگ جو کیتھولک چرچ کے ساتھ ایک یقینی خواہ کتنا ہی نا مکمل اتحاد میں شامل ہوں۔ پیراگراف 838 کیٹی کزم کی کتاب میں لکھا ہے "تمام بپتسمہ یافتہ جن میں پوری دنیا کو روٹھے ہوئے بھائی برادری جس میں یونانی مسیحی، روس کے آرتھوڈکس کلیسیاء اور پروٹیسٹنٹ چرچ (انگلیکن) اور اصلاح شدہ فرقے کے بپتسمہ یافتہ لوگ شامل ہیں) اور ایک لفظ نے کہ تمام بپتسمہ یافتہ مومنین جو مسیحیت کے دائرے میں ہیں کیتھولک چرچ کے ساتھ اتحاد میں ہیں۔ اس میں کوئی حرج نہین کہ ایسے افراد جو کیتھولک چرچ کی تعلیمات جو کم یا زیادہ کی تعداد میں ہے نہین مانتے اور اس میں بھی کوئی حرج نہیں کہ اس طرح کے نامی گرامی یا برائے نام مسیحی چرچ میں جائیں یا نہ جائیں۔ اور ریاست کے برائے نام مسیحی ہوں۔ گرجہ گھر میں چندہ دیں یا نہ دیں۔ کلیسیاء کی تندرست ہونے کے لئے ایک لحہ بھی دعا نہ کریں، ایسے لوگ نجات پانے کے لئے رومن کیتھولک کلیسیاء کے ممبران ابھی خدا کی اُمت میں شامل ہیں اور بہشت میں جائیں گے۔

Karl Rahner, Theological Investigations (New York, 1966), I:131-32.

کیٹی کزم کہتی ہے کہ حتیٰ کہ وہ لوگ بھی جنہوں نے انجیل نہیں سنی وہ کئی طرح سے خدا کی اُمت کا حصہ ہیں کیوں کہ یہودیاں کے ایمان کے مطابق ایسے لوگوں نے سب سے پہلے کلام سنا۔ اور دیگر غیر مسیحی مذاہب کی طرح یہودی ایمان پہلے ہی پرانے عہدنامے میں خدا کے اظہار اور الہام کی بات کرتا ہے۔ کیونکہ یہودیوں کو یہ اعزاز حاصل ہے جو (رومیوں 45:9) میں بیان کیا گیا ہے (کیوں کہ مسیحیوں کے ساتھ ساتھ وہ بھی مسیح کے آنے کا انتظار کرتے ہیں کیٹی کزم پیراگراف نمبر 839) خدا کی امت یہودیوں کی جماعت سے بھی بڑھ جاتی ہے پیراگراف 840 اور اُن سے آگے کی طرف چلی گئی ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں کہ یہودی لوگ یسوع کا قبائلی خدا ہونا اور تثلیث کے عہد سے انکار کرتے ہیں۔ اس میں کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اُن میں سے بہت سے لوگوں نے یسوع مسیح کو رد کر دیا۔ اُس مسیح کو جو اُن کے پاس آیا تھا۔ جسے انہوں نے بھٹکا ہوا نبی اور سب سے زیادہ مذہب کی بے عزتی اور توہین کرنے والا کہا۔ اور وہ آج یہ کہتے ہیں کہ مسیحی بتوں کی پوجا کرتے ہیں کیوں کہ ہم اُس کی عبادت کرتے ہیں کو اُن کے لئے صرف ایک انسان تھا۔

اور اُس سے بھی کوئی فرق نہین پڑتا کہ وہ یسوع کے کفارے کی قربانی سے انکار کر دیا۔ اور رومن کیتھولک عقیدے کے مطابق بھی یہودی لوگ نجات پانے کے لئے خدا کی اُمت میں شامل ہیں اور بہشت میں جائیں گے اور کیٹی کزم یہ بھی بیان کرتی ہے کہ مسلمان جو خدا الطور خالق پر ایمان رکھتے ہیں ابراہام کے ایمان کی پیروی کرتے ہیں (اصل میں وہ ابراہام کے ایمان پر عمل نہیں کرتے) وہ روحانی طور پر اسماعیلی ہیں اور وہ مسیح کے ساتھ ایک رحم دِل خدا کو سجدہ کرتے ہیں اور وہ بھی نجات کے منصوبے میں شامل ہیں۔ (پیراگراف 841)

اس میں بھی کوئی حرج نہیں کہ مسلمانوں کا اللہ جو کہ نہ تو پرانے عہدنامے میں اور نہ نئے عہدنامے کے تثلیث کا خدا ہے وہ اصل میں ایک قبیلے کا خدا ہے وہ مکے کے تین سو خداؤں میں ایک ہے جس کی اہلِ عرب پرستش کرتے ہیں۔ اس میں کوئی حرج نہیں کہ مسلمانوں کے لئے تثلیث میں مریم، یسوع اور اللہ شامل ہیں اور اُن کے لئے یسوع، آپ کا پیش رو ہے۔ اس میں بھی لوئی حرج نہیں کہ یسوع کے خدا کا بیٹا ہونے سے انکار کرتے ہیں اور صلیب پر مر واور پھر جی اُٹھا پر بھی مسیحیوں کو بت پرست شمار کرتے ہیں اور اُس یسوع کی پوجا کرتے ہیں جو اُن کے لئے صرف ایک انسان تھا، اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ یسوع کے کفارے کے لئے بھی ان کے پاس کوئی اہمیت نہیں ہے، رومن کیتھولک کلیسیاء کے متعلق نجات کے لئے ابھی بھی وہ خدا کے لوگوں میں شامل ہیں اور خدا کی بہشت میں جائیں گے۔

کیٹی کزم مزید کہتی ہے کہ دراصل سارے مذاہب کے ماننے والے ایک درخت کے تنے ہیں جنھیں خدا نے بنایا ہے کیوں کہ سب مذاہب کے ماننے والوں کی منزل ایک ہے اور خدا کا سب کو بچانا سب کو پالنا ایک نظر آنے والی سچائی ہے اور یہ پہچاننے اور نجات دینے والے نمونے سب لوگوں کے لئے ہیں۔ (پیراگراف 842) اس کے علاوہ مذاہب میں پائی جانے والی سچائی مسیحیت میں انجیل کی تیاری ہے وہ سب لوگوں کو منور کر رہی ہے تا کہ وہ سب بھی زندگی پائیں۔

پیٹر کریفٹ کے مطابق اصلاح شدہ فرقے کے ممبران جو رومن کیتھولک میں تبدیل ہو گیا اپنی کتاب "بین الکلیسیائی جہاد" (اگنیشین 1996) میں لکھا ہے کہ کسی بھی کلیسیاء کے ممبر ہوتے ہوئے اور کسی بھی دوسرے مذہب سے حاصل ہونے والی تجربے کو بیان کرتے ہوئے بالکل نہیں ہچکچاتا۔ جس میں نہ صرف آرتھوڈکس مسیحیوں سے ملا عقیدہ بشارت سے ملا اور پھر آسمان میں یہودیوں سے اور نہ صرف آپ سے۔ بدھا اور کنوشیس سے بھی ملا۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ خدا ساری انسانیت کی مشترکہ منزل ہے دراصل بائبل بتاتی ہے کہ انسان کی دو منزلیں ہیں ایک خدا کے ساتھ اور دوسری شیطان کے ساتھ۔ اور اس میں بھی کوئی حرج نہیں کہ دنیا کے تمام مذاہب سوائے بائبل مقدس کی مسیحیت کے بغیر سب کے سب انسانی اور شیطانی ہیں۔ یہ گری ہوئی انسانیت کی برابری ہے جو اُس نے اپنے آپ کو محفوظ کرنے کے لئے اپنی سرپرستی کرنے کے لئے بنائی ہے۔

اس میں بھی کوئی حرج نہیں کہ ان مذاہب میں صدیوں سے پرانے رسم و رواج بھی آدم خوری، حیوانات پرستی، اور جھوٹے خداؤں کی پرستش کی جاتی تھی اور جس میں بہت سے غیر انسانی کام تھے۔ جس سے مشرق کے مذہب میں خود انکاری جیسے حنانیا اور ماہانا بدھ مت کے تصورات شامل تھے۔ روم کے مطابق اس مذہب کے لوگ ابھی بھی خدا کے لوگ ہیں اور بہشت میں جائیں گے۔

کیا یہ کیتھولک چرچ کا ہٹ ظلم اور انتقام نہیں کہ اس نے بائبل کے برخلاف جا کر اپنی تعریف میں رد و بدل کر کے ساری کائنات کے مذاہب کو اپنا حصہ بنا لیا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی کہ روم نے کلیسیاء کی شان و شوکت والے موقف بطور فتح کلیسیاء کو ختم کر دیا کہ یہ کلیسیاء عمدہ اور ابدی ہے اور یسوع کی ابدیت کو کہ وہ سب کو بچائے گا اس دعویٰ کا خاتمہ کیا ہے جو کہتا ہے کہ خدا کے سامنے سب کو یسوع ہی بچائے گا اور خدا کو یہی منظور ہے، یسوع کو زیر کر کے رومن کلیسیاء نے اپنے آپ کو اونچا کر دیا ہے۔

بائبل مقدس سے اختلاف کے باوجود پھر روم کی مذہبی تعلیم کے اطلاق کا کیا مقصد ہے؟ کہ دنیا کے لوگ اپنی ضرورتوں کی تکمیل اور نجات کے لئے یسوع کو نہ پکاریں اور جب تک اپنے ضمیر کی آواز کو سنیں گے بچ جائیں گے۔ ایسی تعلیمات یہ بتاتی ہیں کہ غیر کیتھولک اور غیر مسیحی لوگ رومن عقیدے اور رومن مسیحی تعلیم کے مطابق اُن کی مسیحی بننے کی ضرورت نہیں۔ لیکن پھر وہ خدا کے لوگ ہیں اور بہشت میں جائیں اور یسوع پر ایمان لانے کے لئے کلیسیاء کا ممبر بننا بھی ضروری نہیں ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ رومن کیتھولک چرچ نے اپنے اتحاد کو بہت زیادہ بڑھا چڑھا کر اپنے اصلی چہرے کو لوگوں سے بہت دور کر دیا ہے۔ کیتھولک چرچ کی ایسی مذہبی غیر ذمہ داریوں اور دلیریوں میں ایک عقیدہ مریم بھی شامل ہے۔ اس میں بہت سارے مسیحی (کیتھولک)، اس عقیدے کی مضبوط گرفت میں ہیں جو بہت تباہ کن عقیدہ اور روم کے باقی عقیدوں کی طرح بہت زیادہ قابل نفرت ہے۔ 1994 میں شائع ہونے والی کیٹی کزم میں ایک طرف تو 15 ویں صدی میں کونسل آف ٹرینٹ جس کے مطابق انسان اچھے اعمال اور ایمان سے نجات پا سکتا ہے اور دوسری طرف تثلیث کے عقیدے کی خود ہی تردید کرتے ہیں۔ کہ کوئی بھی مخلص انسان جو ضمیر کی ہدایت پر چلے کسی بھی مذہب سے تعلق رکھے نجات پا سکتا ہے۔

پس ہم مذہبی تعلیم کی اتنی آزادی سے اشاعت کے ذریعے جدید روم جو سکھا رہا ہے وہ شارٹ سرکٹ ہے۔ عام لفظوں میں یہ کہ جو روم یسوع کے بارے بتاتا ہے اُس کی پرواہ کون کرتا ہے اگر کوئی اپنے ضمیر کی اچھائی سے زندگی بسر کرے جسے وہ جانے یا نہ پہچانے نجات پا سکتا ہے۔ ظاہراً ایک غیر متعدد (کافر) جو خدا کو بالکل مانتا ہی نہیں وہ بھی نجات پا سکتا ہے کیوں کہ وہ تو اپنے ضمیر کی پیروی کرتا ہے اور اس طرح ایمانداری سے ضمیر کی ہدایات کو ایک خفیہ اور نا جانتے ہوئے طریقے سے، وہ روم اور پھر یسوع کی کلیسیاء کا ممبر بنتا ہے اور میں تو بس یہ کہہ سکتا ہوں کہ اس طرح کی آزاد منش بے مہار لکھاری سولہویں صدی میں نہیں

تھے۔ کیوں کہ اس وقت کے روم مومنین نے اس لکھاریوں میں جن میں خود پوپ بھی شامل ہے زندہ جلا دیتا تھا۔ کیوں کہ وہ بدعت پھیلا رہے تھے۔

عقیدہ ءبشارت کے لوگوں کے متعلق نظریہ ءشمولیت

کلارک اینچ پن نوک جو نظریہ ءشمولیت کے صفحہءاول کے حامیوں میں شامل ہے اس بات پر بھی زور دیتا ہے کہ یسوع واحد بچانے والا ہے لکھتا ہے کہ "ہمیں کلیسیاء کے بارے میں "نجات کے جہاد" کی طرح نہیں سوچنا چاہیئے کہ جس کے بغیر سارے لوگ جہنم میں جائیں گے بلکہ ہمیں کلیسیاء کو ایسا گواہ کے طور پر سوچنا چاہیئے جو نجات کی کاملیت سے معمور ہونے کے لئے چُنا گیا ہے، جو یسوع کے ذریعے اس دُنیا میں آیا ہے۔

اپنے کالم "ایک بشارتی عقیدہ کی مذاہب کے بارے الٰہیات" میں وہ خصوصی طور پر کہتا ہے، خدا کا بچانے والا افضل صرف یسوع مسیح کے ذریعے آتا ہے اور اس عالم گیر نعرے کے تحت یہ بچانے والا افضل سب انسانوں کے لئے ہے۔ کیوں کہ وہ ساری انسانیت کے لئے نجات دہندہ ہے۔

اس نظریئے کی بات کرتا ہے کہ خدا کے لوگ جو دوسرے غیر مذہبی مذاہب سے ہیں وہ بھی یسوع مسیح کے ذریعے بچائے جا سکتے ہیں خواہ وہ یسوع پر ایمان رکھیں یا نہیں۔

پَن نوک کے ساتھ دوسرے مفکرین جب یہ مانتے ہیں کہ یسوع ہمیشہ ہے اور رہے گا، انسانیت کا رہنما اور نجات دہندہ اور یہ دلیل بھی دیتے ہیں کہ یسوع ان لوگوں کو بھی بچائے گا جن جے بارے نہیں اور فطرت میں ظاہر ہونے والے خدا کے کلام اور الہام کو نہیں سُنا۔

جان سینڈرویز لائن عقیدہ کا مفکر بھی، اس نظریہ ءشمولیت کی حمایت کرتا ہے کہ ایسے لوگ جنہوں نے یسوع کے بارے نہیں سُنا بچ جائیں گے، صرف اس شرط پر کہ خدا پر سچا بھروسہ رکھیں کیوں کہ اُس نے فطرت کی عام چیزوں میں اپنا الہام ظاہر کیا ہے۔

میلارڈ ایرک اس نظریے کی اہمیت کے لئے انجیل میں سے پانچ نکات بیان کرتا ہے۔

1۔ ایک اور اچھے اور طاقتور خدا پر یقین رکھنا

2۔ اس پر ایمان لانا کیوں کہ وہ (انسان) خدا کی تابع داری اور اُسکی شریعت کی مکمل تابعداری کا پابند ہے

3۔ اس بات کو ذہن میں رکھنا کہ انسان اس معیار پر ہوشو حواس اور باخبر ہو کر پورا نہیں اُتر سکتا۔ اور اس لئے اُسے رَد کر دیا کیوں کہ وہ شرمندہ ہے

4۔ اُس کو پہچاننا کہ (انسان) خدا کو اپنے کفارے کے لئے کچھ ادا نہیں کر سکتا

5۔ خدا مہربان اور معاف کرنے والا ہے اور ایسے لوگ جو خدا کے رحم کے لئے اُس کی طرف رجوع لاتے ہیں ایرک سن سوال کرتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ انسان جو خدا کے احکامات اور اُس طرح کے قوائد پر ایمان لانا اور اُن پر عمل کرتا ہے اور نجات پانے کے لئے خدا سے جڑا ہوا ہے اور یسوع کی موت کا ثواب اور فائدہ حاصل کرتا ہے خواہ وہ اس طرح کی نیکی اور فائدے کو سمجھتا ہے اور جانتا ہے کہ نہ ہو۔

جان سکاٹ عقیدہ ءخدائی وجود کا شک کے عقیدے کا ترجمان ہے۔ وہ ایمان رکھتا ہے کہ یسوع پر ایمان نہ لانے والے سارے کے سارے فنا ہوں گے لیکن ابدی تباہی کے بارے (جان کا نظریہ ءفنا) میں لکھتا ہے کہ جو لوگ خدوند پر ایمان نہیں رکھتے کہتا ہے "بہت سارے مسیحی اس بارے میں لاعلم اور شک رکھتے ہیں یا گم علم بن جاتے ہیں کہ خدا جو ہمیں بڑی سختی سے انجیل کو سُننے کو اس پر عمل کرنے کے لئے کہتا ہے یہ واضح نہیں بتاتا کہ جو اس کی انجیل کے منکر ہیں یا اس کو نہیں سُنتے اُن کے ساتھ کیا کرے گا۔

تیموتھی فلپ، عائدہ بیسکون، بیپنسر اور رائٹ نائی نو بھی اس موضوع پر گم علمی کو ظاہر کرتے ہیں، وہ یہ کہتے ہیں کہ اس سوال کے جواب کو خدا کے ہاتھ میں چھوڑ دو، اس طرح وہ بشارتی فرقے، عقیدے میں ہونے والے زوال کی حمایت اور مدد کر رہے ہیں اور اس نظریئے کو یہاں افراد میں عقلی سطح پر اس طرح کے وثوق اور غیر یقینی کو اظہار ہوتا ہے لیکن یہ پوچھنا ضرور چاہیئے کہ کیا یہ لوگ بچ جائیں گے اور کیا تمام انسان ایرک سن کے پانچ نکات کو بنیاد بنا کر بچ سکتے ہیں، کیا اس سوال پر بائبل مقدس خاموش ہے۔؟

کیوں کہ نظیر یہ شمولیت کے راہنما اس پر زور دے رہے ہیں ۔ کہ ان لوگوں کا کیا بنے گا جو یسوع پر ایمان نہیں لاتے میں اس سوال کا تینوں فرقے کے لوگوں کو بھی نفی میں جواب دوں گا۔ اور اس پر ایمان کے لئے اپنی وجوہات بیان کروں گا

Clark H. Pinnock, "Acts 4:12 - NoOther Name Under Heaven," in Through No Fault of Their Own, Crockett and Sigountos, editors (Grand Rapids, 1991), 113. He contends for this position more fully in his A Wideness in God's Mercy (Grand Rapids, 1992).Clark H. Pinnock, "Toward an Evangelical Theology of Religions,"JETS 33/3 (September 1990), 359-368.

عام الہام بچاتا نہیں بلکہ ٹھکراتا ہے:

بائبل مقدس کے کے مطابق تمام انسان جو یہودی یا یونانی اچھے بُرے دور دراز شرق کے کافر ، غیر معتقد) اور صحت یافتہ مغرب سے (دہریئے) سب نے آدم میں گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں (رومیوں 3:23) گناہ کی مزدوری موت ہے (رومیوں 6:23)

اس حقیقت کے برعکس کہ تمام اقوام اور تہذیبوں میں خدا کا الہام پایا جاتا ہے اور خدا کی ابدی طاقت کی اور الہامی قدرت کی آگاہی کے متعلق جس/جاننا ان تمام انسانوں میں پیدائشی اور فطری ہے

اور اس کا اخلاقی قانون (رومیوں 2:15 .14) گناہ کی لڑتیں (رومیوں 1:32) ایسے لوگ خدا کو بطور خدا ہی نہ مانتے ہیں اور نہ ہی اُس کا شکر ادا کرتے ہیں (1:21) اور خدا کے متعلق اپنے علم کو بت پرستی میں بیان کرتے ہیں (رومیوں 1:23) اور خدا اور یسوع کو پیار کرنے کی بجائے اس دنیا کے لوگوں کو اندھیرے سے پیار ہے اور یسوع کے نور والے کام سے نفرت ہوگئی ہے ۔ کیوں کہ ان کے اعمال گناہ والے ہیں (یوحنا 3:20 .19)

نتیجتاً خدا نے دنیا کو، جنہوں نے راہ ابدی چھوڑی ان کو جنسی راہ وری ، بے شرمی والی شہوتوں اور بے خبر دماغ عطا کر دیا (رومیوں 1:24 ,26 .28)

پس دنیا کو بچانے کی بجائے عام الہام خدا کے منصفانہ طور پر دنیا کو تباہ کرنے کی بنیاد فراہم کرتی ہے خدا ساری دنیا کو گناہ کے تابع دیکھتا ہے ۔'' کوئی بھی راستباز نہیں ایک بھی نہیں'' رومیوں 3:9 .10) تمام لوگ گناہ اور خطا کی وجہ سے ہلاک ہوتے ہیں (افسیوں 2:1) سب فطرت کے لحاظ سے قہر کی اولاد ہیں (افسیوں 4:18) خدا کے سچ سے لاعلم ہیں (رومیوں 1:25) خدا کے قانون یا شریعت کے خلاف ہیں (رومیوں 8:7) خدا کی مرضی کے تابع نہیں ہیں (طیطس 3:3) خدا کی سچائیوں سے کم پڑھ گے یا گر گئے ہیں (رومیوں 3:23) اور خدا کے قہر کا موضوع بن گئے ہیں (یوحنا 3:19)

یہ باتیں یاں آیات دنیا کے ایسے لوگوں کے متعلق ہیں جن لوگوں نے یسوع کی انجیل کو کبھی نہیں سُنا اور جن کو موقع ملا کہ وہ یسوع کی انجیل کو مانیں ۔ بائبل مقدس کے نظریے کے مطابق آخرت میں عظیم یا ابدی بچاؤ جیسی کوئی چیز بھی ہیں ہے راہنر کے گمنام مسیحی یا مقدس غیر معتقد کچھ بھی نہیں اس طرح کے تصورات صرف غیر ایمام والے علوم یعنی علم الانسان کے ماہرین اور علم الاساجیات اور بعض رومن کیتھولک اور عقیدہ بشارت فرقے کے راہنما شامل ہو سکتے ہیں ۔ المختصر خدا کے انصاف کے سامنے انسان مر جاتے ہیں اور یہ نہیں ہو سکتا کہ اُنہوں نے سُنا ہو اور پھر اپنی زندگی میں خدا کا انکار کر دیا ہو ۔ بلکہ میں اس لئے کہ انہوں نے اپنی زندگی میں گناہ اور اقرار بھی یعنی عمل بھی کیا یعنی ایسے لوگ جو خدا کی شریعت کے مطابق جو سامنے ، موجود ہے کی روشنی میں اس پر عمل کرنے میں ناکام ہوگئے ہیں انہوں نے خدا کے الہام کے خلاف بہت بڑا گناہ کیا ہے ۔ اُس شریعت پر عمل کرنے کی ضرورت ان کے دِلوں اور ذہنوں میں جو الزام لگاتے ہیں لکھی ہوئی ہے (رومیوں 2:14-15) اور کسی بھی ایسے انسان کے بارے میں جو روح میں دوبارہ پیدا نہیں ہو سکتا اور ایک سن کے پانچ نکات جو عام الہام کے بارے ہیں اور وہ سامنے رکھتا ہے ۔ بائبل واضح طور پر کہتی ہے کہ خدا کے خاص رحم کے بغیر فطرتی آدمی سوچ بھی نہیں سکتا، کچھ بیان نہیں کر سکتا، اور جو خدا کو چیزیں پسند نہیں ہیں اگر وہ عمل کرتا ہے تو خدا کو پیار نہیں کر سکتا (یرمیا 13:23) (یوحنا 5.4:15 ,65-6:4) (رومیوں 8:7-8) (ا کرنتھیوں 2:14 اور 3:12) (یعقوب 3:8) (مکاشفہ 3:14)

نیا عہد نامہ نظریہ شمولیت کو ماننے سے انکار کرتا

نیا عہد نامہ نجات پانے کے لئے یسوع پر باخبر ایمان کو جاننے کی مستقل ضرورت پر زور دیتا ہے۔ یسوع خود اعلان کرتا ہے کہ "راہ حق اور زندگی میں ہوں کوئی میرے بغیر باپ تک نہیں پہنچ سکتا" (یوحنا 14:6) اُس نے یہ بھی سکھایا کہ توبہ اور گناہوں کی معافی یسوع کے نام سے دنیا میں تبلیغ کی جا سکتی ہے (لوقا 24:46-47) پطرس زور دے کر کہتا ہے "نجات اور کسی کے نام میں نہیں" نہ بدھا نہ آپ اور نہ موسیٰ کے پاس۔ اس کے ذریعے ہم بچائے جا سکتے ہیں (اعمال 14:12) یوحنا نہ صرف یہ کہتا ہے کہ جو بیٹے کا انکار کرتا ہے باپ اُس کے پاس نہین، اور جو بیٹے کو جانتا ہے باپ اُس میں ہے (ا یوحنا 2:23) بلکہ وہ زور دے کر کہتا ہے کہ جس کے پاس بیٹا ہے اُس کے پاس زندگی ہے اور جس کے پاس بیٹا نہیں اُس کے پاس زندگی نہیں (ا یوحنا 5:12) اور پولوس بھی اس کے برابر جذبے سے اعلان کرتا ہے ایک ہی خدا ہے اور ایک ہی درمیانی جو خدا اور انسان کے درمیان ہے وہ آدمی یسوع مسیح ہے (اتیماؤس 2:5) وہ رومیوں 10:13-15 میں لکھتا ہے کہ " کیوں کہ جو کوئی خداوند کا نام لے گا وہ نجات حاصل کرے گا، پس جس پر وہ ایمان نہیں لائے اُس کا نام کیونکر لیں اور جس کی خبر انہوں نے نہیں سنی اُس پر کیونکر ایمان لائیں اور ذکر کرنے والے کے بغیر کیوں کر سنیں اور اگر واعظ بھیجے نہ جائیں تو واعظ کیونکر کریں، چنانچہ یہ لکھا ہے کہ کیا ہی خوشنما ہیں اُن کے قدم جو اچھی چیزوں کی خوشخبری لاتے ہیں۔

نوٹ کریں یہاں پر پولوس سوالوں کے سلسلے میں کچھ الفاظ یعنی بلایا جانا، یعنی یقین رکھنا، سننا یعنی تبلیغ کرنا اور بھیجا جانے میں نہ ٹوٹنے والا تعلق ظاہر کرتا ہے۔ ایک مبلغ یا تبلیغ کرنا والے کو ایسے لوگوں کے پاس بھیجیں جو بچائے نہیں گئے، وہ اُن کو تبلیغ کرتا ہے اگر وہ اُس کی سننا چاہیں اور اُس پر ایمان لانا چاہیں اور نجات کے لئے اُس کو پکاریں۔ اسی طرح کے وضاحتی سوالات کا اطلاق یوں ہوتا ہے کہ اگر مشنری لوگوں کو یسوع کی انجیل سننے کے لئے اُن لوگوں کے پاس بھیجا جائے جنہوں نے انجیل اور یسوع کے بارے میں کبھی نہیں سنا تاکہ وہ اُس کے بارے سن سکیں اور اس پر ایمان لاسکیں اور نجات کے لئے اُس کو پکار سکیں۔ ایسے غیر بشارتی لوگ پہلے ہی رد کر دیئے گئے ہیں اور تباہ ہو گئے ہیں اور یہ تباہ و برباد ہی رہیں گے۔ اور یہ بچائے بھی نہیں جائیں گے، کسی اور ذریعے سے۔ جب مشنری فرد اپنی ذات میں کچھ بھی نہیں ہیں یہاں تک کہ اُس کے مشن کی کامیابی میں اُس کی سخت کوشش شامل ہے۔ (ا کرنتھیوں 3:5-7) اور اُس کا کام خدا کی طرف سے یسوع کے نجات بخش کام اور آدمیوں کی نجات کے درمیان ضروری رابطہ ہے۔

John Sanders, No Other Name: An Investigation into the Destiny of the Unevangelized (Grand Rapids, 1992).

Millard Erickson, "Hope for Those Who Haven't Heard? Yes, but....,"Evangelical Missions Quarterly, Vol. 11, No. 2 (April 1975), 124. It remains to be seen, of course, whether any unregenerate sinner can or will come to these conclusions apart from Gospel proclamation. See also Evert D. Osburn, "Those Who Have Never Heard: Have They No Hope?"JETS 32/3 (September 1989), 367-372.

Erickson, "Hope for Those Who Haven't Heard? Yes, but....," 125.John Stott, Evangelical Essentials: A Liberal-Evangelical Dialogue (Downers Grove, 1988), 327.

مصنف یہ کہنا چاہتا ہے کہ مشنری اپنے آپ تو کچھ نہیں ہیں لیکن اُس کے بشارتی کام کی بہت اہمیت ہے۔ جو خدا کا قابل آلہ کار اور وسیلہ بن کر خدا کے جلال کے لئے کرتا ہے تاکہ علم تقریر سازی اور ہر طرح کے دنیاوی علم کے خلاف خدا کی طرف سے ڈھال بن جاتا ہے اور ہر تابع انسان کی سوچ کو خدا کی مرضی کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتا ہے (۲ کرنتھیوں 10:3-4)

پولوس بھی واضح طور پر ان آدمیوں کے خلاف جو یسوع پر ایمان کے منکر ہیں اعلان کرتا ہے (رومیوں 2:12) "اس لئے جنہوں نے بے شریعت گناہ کئے ہیں وہ بے شریعت ہلاک ہوں گے اور جنہوں نے شریعت کے ماتحت ہو کر گناہ کئے ہیں اُن کی عدالت شریعت کے تحت ہوگی۔ رومیوں 2:12

پولوس کے مطابق ساری انسانیت دو گروہوں میں تقسیم کی جا سکتی ہے۔ ایک وہ جو شریعت کے بغیر گناہ کرتے ہیں اور ایک وہ جو شریعت رکھنے کے باوجود بھی

گناہ کرتے ہیں یعنی یہ کہنا چاہیے کہ جو کچھ انسان خدا کے نازل کردہ قانون یا شریعت سے ہٹ کر گناہ کرتا ہے اور جو کچھ وہ خدا کے خاص نازل کردہ قانون کی روشنی میں گناہ کرتا ہے۔ دونوں سورتوں میں انسان گناہ کا مرتکب ہوا ہے اور انہی دونوں گروہوں کے بارے میں جان مرے کہتا ہے۔

موازنہ ان دو گروہوں کے درمیان ہے جو خاص الہام کی (بالٹی) فرف سے باہر ہیں اور وہ جو ظرف کے اندر ہیں۔

اول ذکر بات کے بارے میں رسول کی تعلیمات کا یہ اثر نکل سکتا ہے۔

1۔خاص طرح سے نازل کیا ہوا قانون گناہ سے پہلے مدد کرتا ہے۔ اور گناہ کے لئے بہت سے لوگوں نے شریعت کے بغیر گناہ کیا ہے۔

2۔کیوں کہ ایسے لوگ گناہ گار ہیں اور برباد ہو جائیں گے۔ یہاں پر تباہ ہو جانے سے مراد وہی تباہی اور بربادی ہے جو پہلے کی آیات میں بیان کیا گیا ہے جن میں خدا کا قہر نازل ہوا۔ اس کے علاوہ جس میں خدا کا قہر ظلم کو برداشت کرنا اور جس کے بدلے میں۔

3۔ایسے لوگوں کی ابدی زندگی جس میں وہ وارث ہوں گے جلال عظمت اور ترقی (غیر بدحالی) اور امن پھیلے گا۔ اس طرح کے دکھوں میں شریعت کے مطابق جج کئے جائیں گے، کیوں کہ یہ شریعت اُن کے پاس تھی لیکن غور کریں پولوس غیر جانبدار اور غیر یکطرفہ ہو کر اعلان کرتا ہے کہ جو لوگ الہام کے ظرف میں نہیں ہیں خاص طور پر انجیل کی بشارت کے احاطہ میں نہیں ہیں تباہ ہو جائیں گی۔ پس ایسے لوگوں کی ابدی قسمت کے بارے بائبل بالکل بے خبر اور خاموش نہیں ہے جنہوں نے کلام نہیں سنا۔

اس بارے میں آخر کار اس بات پر غور کرنا ہے کہ ساری کائنات کے خلاف مقدس پولوس کے چودہ پوائنٹ دباؤ اور ایمان جو وہ (رومیوں 20-3:9) میں بیان کرتا ہے اور اس پر دعویٰ کرتا ہے کہ دونوں یہودی اور یونانی گناہ کے اثر میں ہیں اور جب تک کوئی چیز اُن کی اس حالت کو نہیں بدلتی وہ خدا کے سامنے کسی دن بے زبان ہو جائیں گے اور خدا کے انصاف کے سامنے خاموش ہو جائیں گے۔ اسی لئے رومیوں 28-3:21 میں پولوس خداوند یسوع کے کفارے کی موت کو وہ دنیا کے انسانوں کی تباہی سے بچانے کے لئے صرف اور صرف یسوع کو نجات دہندہ بیان کرتے ہیں یسوع کی قربانی کی موت پر یقین کرنا صرف ایک راستہ ہی نہیں کہ خدا ہمارے گناہ معاف کرتا ہے۔ بلکہ یہ صرف اور صرف واحد راستہ ہے جس کے ذریعے بامطابق پولوس خدا انسانوں کو گناہوں سے نجات بخشتا ہے (رومیوں 3:28) المختصر یسوع کا ہمارے گناہوں کے کفارے کا کام اور موت صرف یہودی یا صرف ایک قوم قبیلے یا لسانی گروہ کے لئے نہیں بلکہ ہر اس انسان کے لئے کو خدا پر ایمان لے آئے تا کہ انسان نجات پائیں۔

"بشارتی فرقے کے نظریہ شمولیت سے انکار"

بشارتی فرقے کے اراکین انکار کرتے ہیں کہ یسوع مسیح میں نجات پانے کے لئے باخبر اور ہوش والا ایمان مندرجہ ذیل وجوہات رکھتا ہے۔

اول: وہ کہتے ہیں کہ پرانے عہدنامے کے یہودی یسوع پر ہو والے ایمان کے بجائے کیوں کہ اُنکے پاس ایک طرح کی انجیل کی شکل موجود تھی لیکن جو نئے عہدنامے کے بغیر تھی۔ لیکن ان کا نظریہ سوچ کی تقسیم کے لحاظ سے ٹھیک نہیں تھا۔ اگر چہ یہ بات سچ ہے کہ پرانے عہدنامے کے لوگ یسوع کی ذاتی تفصیلات یعنی اس کی پیدائش، اس کا اصل نام، اس کی ماں کا نام، اس کے باپ کا نام کیا ہوگا۔ لیکن وہ یہ جانتے تھے کہ آنے والا مسیحا اس یہودیوں کی جگہ موت قبول کرے گا، اُس کا متبادل بنے گا۔ اور ان کو اپنا بھروسہ یسوع میں رکھنا ہو گا اس سے بشارتی کاموں میں اور اُن کے لئے یسوع کا مر جانا اُن کی نجات کے لئے "ایسٹ منسٹر ایمان کا اعتراف" کہتا ہے کہ فضل کا عہدنامہ پرانے عہدنامے میں لکھا تھا۔ "وعدوں، نبوتوں، قربانیوں، ختنے، پاشکائی ذبیحہ (برہ) اور دوسری قسم کے احکامات یہودی لوگوں پر نازل کئے گئے ہیں اور جن ساروں میں یسوع کی آمد کے بارے میں کہا گیا تھا، اس وقت تعداد میں کافی تھے، نجات دینے والے تھے۔ روح القدس کے ذریعے نازل ہوئے جو ان کو تعلیم دیتا اور ایمان میں مضبوط کرتا تھا۔ اور موعود مسیحا کے مطابق جس کے ذریعے سے ہی اُن کے گناہوں کی مکمل معافی ملے گی اور ابدی نجات حاصل ہو گی (پوائنٹ ۷، ۵ اور ۸ سے ۶ بھی پڑھیں) میرے پاس اتنا وقت نہیں کہ میں اس ٹھکرانے کو اور

بیان کروں، زیادہ پڑھنا چاہیں تو میرے مضمون کو جو "ایک نئی نظامیاتی الٰہیات برائے مسیحی مذہب" کو پڑھ لیں۔

دوئم۔ وہ اس نظری ہ پر یقین کرتے ہیں جس کے مطابق بائبل "مقدس کافروں" کے متعلق بیان کرتی ہے، ان لوگوں کے متعلق وہ لوگ جو یہوواہ ازم اور پرانے عہدنامے میں مسیحی ازم سے تعلق رکھتے تھے بچائے گئے۔ وہ یہاں پر بالخصوص ملکی صادق، یعقوب، یتھرو مدنایت کے کاہن اور موسیٰ کے سسر کے نعمان سُریانی، مشرقی مجوسی، رومن صوبے دار اور کرنیلیس لیکن بائبل کا ان لوگوں کے بارے تفصیلاً ذکر یہ ظاہر کرتا ہے کہ "مقدس غیر متعدد لوگ" مقدس نہیں تھے۔ جس کو خدا نے بخشا اگر چہ یہ جھوٹے خداؤں کی پرستش کرتے تھے بچایا۔

بادشاہ ملکی صادق، جو اُس عظیم خدا کا کاہن تھا جو آسمان اور زمین کا مالک تھا، جیسے ابراہیم یہوواہ کے نام سے جانتا ہے۔ (پیدائش 14:20)

پرانے عہدنامے میں، اسی طرح نئے عہدنامے میں مسیحا میں شاہی کہانت (زبور 101:4) (عبرانیوں 7:10) وہ یقینی طور پر ایک سے زیادہ خداؤں کا پجاری تھا، وہ خدا کے بچانے والے تحفظ پر یقین رکھتا تھا (ایوب 1:21) جو خدا کا جو نجات دینے والا تھا اُس کی پوجا کرنے والا تھا (ایوب 19:25) یتھرو جو ایک وقت میں غیر خداؤں کا پجاری تھا موسیٰ پر ایمان لانے سے خدا پر ایمان لایا (خروج 18:8-12) اسی طرح نعمان بھی (۲ ملوک 5:15-18) جب کہ مشرقی مجوسی جو غیر متعدد ماہر فلکیات تھے جو یسوع پر ایمان لانے سے بدل گئے جب اس کا غیر معمولی ستارہ دیکھا، انہوں نے یہودیوں کے بادشاہ اور اُس کی پوجا کرنا شروع کی تو بدل گئے۔ (متی 2:10-12)

ہم کہہ سکتے ہیں کہ روح پاک اس تمام افراد کو ہدایت دے اور رہنمائی کرے کہ وہ خدا پر اپنا ایمان رکھیں اور آنے والے وقت میں یسوع کے کفارے کے لئے جو اُن کے لئے ادا کرے گا رومی صوبیدار کرنیلیس نظریہ شمولیت کی خاص مثال ہے۔

پن نوک اس کو یعنی کرنیلیس کو غیر ایمان یافتہ لوگوں کا مقدس ٹھہراتا ہے اور اُسے عظیم ترین مثال سمجھتا ہے اور اُسے عظیم شخص جانتا ہے، کیوں کہ وہ یسوع پر ایمان لائے بغیر نجات پا گیا۔ اور جس کی طرف پطرس کو بھیجا گیا یہ بتانے کے لئے کہ وہ بچ گیا ہے، اب نظریہ شمولیت اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ کرنیلیس خدا سے ڈرنے والا اور نیک انسان تھا اور اُس میں حاجت مندوں کو بڑی سخاوت سے عطا کیا، وہ خدا سے باقاعدگی سے دعا کرتا تھا (اعمال 10:2) اور وہ راستباز اور خدا ترس انسان تھا اور لوگوں میں عزت کا مقام رکھتا تھا (اعمال 10:2-7) اس کے بارے خدا نے پطرس سے کہا کہ وہ پاک ہے (اعمال 10:15) اور لوگ اس بات کو معمولی سمجھتے تھے کہ پطرس نے کتنے دکھ سے اظہار کیا۔

خدا کسی کی طرفداری نہیں کرتا، اور انہیں جو راستباز اور اُس سے ڈرتے ہیں ہر قوم سے نجات دیتا ہے اور قبول کرتا ہے (اعمال 10:34-35) اب یہ بالکل ٹھیک ہے کہ تو ماساری باتیں کرنیلیس کے بارے بیان کرتا ہے، سچ ہے لیکن لوتا کی باتوں کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ پطرس کی ملاقات کے بغیر ہی وہ نجات پا چکا تھا اور اصل میں وہ بالکل ایسا نہیں تھا اور میں یہ دو وجوہات کی وجہ سے کہتا ہوں۔

ا۔ پطرس واضح طور پر اعلان کرتا ہے کہ یہ صرف پیغام (کلام) تھا جس کی وجہ سے یا جو کرنیلیس کو دیا گیا تھا۔ ہر کوئی جو یسوع پر ایمان لاتا ہے اس کے نام سے گناہوں کی معافی پاتا ہے۔ (اعمال 10:43)

کیونکہ کرنیلیس بچایا گیا تھا، پڑھیں اعمال 11-14۔ یروشلم کے یہودی مسیحیوں نے پطرس کی وضاحت کا یہ کہتے ہوئے جواب دیا "پس خدا نے غیر قوموں کے لئے بھی توبہ اور زندگی کا راستہ کھول دیا ہے اعمال 11-18۔ واضح ہے کہ مسیحی توبہ ابدی زندگی کی طرف لیجاتی ہے اور جب تک خدا نہ چاہے انسان حاصل نہیں کرسکتا۔ بالکل واضح ہے کہ پطرس کے آنے سے پہلے اور یسوع کی اُس کو منادی سے پہلے کرنیلیس نہیں بچایا گیا تھا اور پطرس کی تبلیغ کی وجہ سے کرنیلیس ایمان لے آیا۔ اب یہ بات کہنے کی بھی ضرورت ہے کہ پطرس کی آمد سے پہلے کرنیلیس پاک صاف تھا۔ اُس سمجھ میں جس میں پطرس سمجھتا تھا تب وہ اس کے لئے ایک سماجی مسئلہ نہیں بلکہ نجات کے لئے قانونی اُمیدوار تھا۔

سادہ لفظوں میں آسمان میں بڑی چادر (اعمال 29-10:28) جس میں پطرس انہیں کہتا ہے کہ جو اس کی اپنی تشریح ہے آپ سب اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ ہمارے قوانین کے خلاف ہے کہ ایک یہودی کسی سامری سے ملے لیکن خدا نے مجھے آسمان میں باتوں کے ذریعے دِکھایا ہے کہ مجھے کسی انسان کو ناپاک نہیں کہنا چاہئے اور جب مجھے بھیجا گیا تو میں کسی بھی اعتراض کے بغیر آ گیا۔ یہ بھی سچ ہے کہ خدا نے کرنیلیس کو پطرس کے آنے سے پہلے قبول کر لیا تھا۔ اس کا کیا مطلب ہے، یہ قبولیت خدا کے نزدیک سارے آدمیوں اور ساری قوموں کا پاک صاف ہونا ہے۔ جی نہیں بلکہ قبولیت کا مطلب ہے خدا کا عطا کرنا اور مخلص اور سچے دِل سے خدا کی تلاش کرنا۔ اُس کرنیلیس کی طرح جو پرانے عہدنامے کی طرح تلاوتوں کو یہودی عبادت گاہوں میں سنا کرتا تھا۔ جس طرح خدا انتظام کرتا ہے ایسے ہی انجیل بھی غیر مسیحیوں کے لئے انتظام کرتی ہے۔ جو انجیل کو سُننا چاہتے ہیں، یعنی قبولیت کا مطلب ہے ایسے لوگ جنہیں خدا ہر قوم سے چُن لیتا ہے چنانچہ کرنیلیس ایسے لوگوں کا ترجمان نہیں جو یسوع پر ایمان نہیں لاتے اور مٹ جاتے ہیں بلکہ اُن لوگوں کا جنہیں خدا چُن لیتا ہے جو روح کی ہدائت کی وجہ سے خدا کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ خدا کا پیار جو چُن لینے والا ہے اور کسی بھی شکل میں الہام جو وہ وصول کرے جن کا انہیں احساس ہو ۔

1۔ کہ وہ گناہگار ہیں جو کسی روز اُس سچے خدا سے ملیں گے

2۔ کہ وہ اُس خدا کے ہزار بار مطمئن طریقے سے جواب نہیں دے سکتے۔

3۔ جو دِن اور رات دعا کرتے ہیں کہ خدا اپنے رحم میں کسی نہ کسی طرح اُن کو اپنی نظر میں قبول کرے گا۔

کرنیلیس کا واقعہ ہمیں سکھاتا ہے کہ خدا ہمیں اپنے مشن اور انجیل کی خوشخبری کے ذریعے اور پطرس کی طرح جو کرنیلیس کے پاس خوشخبری لے کر گیا بچائے گا۔

سوئم۔ (اور اہل شمولیت کا پچھلی دو وجوہات میں سے یہ تیسرا نظریہ بہت زیادہ خراب ہے) بشارتی فرقے کے لوگ یقین رکھتے ہیں کہ لوگ ایمان کے ذریعے بچائے جاتے ہیں اور اپنے الٰہیاتی علم کے ذریعے نہیں (پِن نوک اعلان کرتا ہے) خدا میں ایمان ہمیں بچاتا ہے تا کہ یسوع کے بارے معلومات جو ہمیں پتا ہے ایک شخص جو خدا میں ایمان رکھتا ہے بچ جائے گا۔ اگرچہ اُس کی معلومات کتنی ہی کم کیوں نہ ہوں، خدا تو دِل کی نیت کو دیکھتا ہے۔ علم اور علمِ الٰہیات کو نہیں۔ المختصر پِن نوک کے اور بشارتی فرقوں کے لوگوں کے نزدیک جو ضروری ہے کہ انسان کو خدا پر ایمان رکھتا ہے نہ کہ خدا میں، کن چیزوں پر ایمان رکھتا ہے، یا یہ کہہ لیں کہ لوگ بچائے جاتے ہیں ایمان کے مقصد کے بغیر نہیں بلکہ اپنے ذہن میں خدا پر ایمان رکھنے سے۔

اور یہاں پر ہم شمولیت کے حامیوں کے بدترین خیالات کا سامنا کر رہے ہیں یقیناً خدا پر ایمان اُسے بُت پرستوں اور غیر ایمان والے خداؤں میں نہیں ڈھونڈنا چاہیے۔ جو زندہ اور تثلیث والا خدا ہے۔ اور جس خدا کو سوائے نجات دہندہ یسوع کے بغیر اور اُس کے نجات دینے والے کام کے بغیر نہیں ملا جا سکتا، یہ سب انسان انجیل کی تبلیغ کے ذریعے سے سُنتا ہے۔

اور آرمینا کے مفکرین کے مطابق ایمان نفسیاتی انداز انسان میں ارادہ اور مقصد کو ابھارتا ہے۔ جس سے وہ گناہ کے کام بھی شروع کر دیتا ہے جس سے وہ مر جائے گا کیوں کہ بائبل اس کی نفی کرتی ہے۔ اکیلا مان ہی لینے سے انسان بچ نہیں سکتا۔ ایمان کی اہمیت تو اُس کے مقصد پر ہوتی ہے۔ یا یہ کہہ لیں کہ یسوع پر ایمان ہمیں نہیں بچاتا بلکہ ہمیں یسوع بچاتا ہے اور وہ سارے گناہگار جو یسوع پر ایمان لاتے ہیں بچ جاتے ہیں کیونکہ یسوع ہمیں بچاتا ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے رومن کیتھولک کے نظریہ شمولیت کے بارے میں کہا کہ "دوسرے مذاہب کے لوگ یسوع کو جاننے کے بغیر ہی بچ جائیں گے، یہ ایمان نہایت ہی غیر منطقی اور بیکار ہے کیوں کہ اس بات کا نتیجا یہ نکلتا ہے کہ کس طرح کا ایمان یسوع کی آخرت اور اُس کے قیمتی ہونے اور نجات دہندہ کلام پر ایک خطرناک حملہ ہے۔

نتیجہ۔ بائبل یہ بتاتی ہے کہ مسیحی سمجھتے ہیں کہ قومیں خدا پر ایمان لائے بغیر مٹ جائیں گی۔ وہ خدا کے الٰہیاتی قہر کے دائرے میں ہیں اس لئے نہیں کہ انہوں

نے یسوع کونہیں سُنا بلکہ اِس لئے کہ وہ خدا کے مقدس قانون سے پھر گئے ہیں ۔مسیحیوں کو چاہیئے کہ وہ خدا کے سامنے دعا کریں جواُن کو دِل پگھلادے گا اور اُن کی آنکھوں سے سارااندھاپن ذور کردے گا تا کہ وہ دُنیا کو حقیقت میں دیکھ سکیں ،ایک دنیا جوتباہی کے راستے پر چل رہی ہے اورخدا کے قہر کو حاصل کرے گی ۔انہیں چاہئے کہ وہ خدا سے دعا کریں کہ خدا مسیحیوں کو دُنیا میں اس خوشخبری پھیلانے والا بنادے اوروہ یسوع کے کلام سے دنیا کونجات دِلادے۔

Pinnock, A Wideness in God's Mercy, 157.

Pinnock, A Wideness in God's Mercy, 158. - See more at:

http://www.trinityfoundation.org/journal.php?id=107#sthash.9uRT9EiE.dpuf

جیسے ہی میں یہ مضمون ختم کرتا ہوں میں ایک سوال کرنا چاہتا ہوں کیا آپ کواور مجھے اوردنیا کے گروہوں کوشخصی اور ذاتی طور پر اورباخبر ہوکر یسوع مسیح کے کلام اورمرنے پر یقین رکھنا چاہیے تا کہ وہ غضب سے بچ سکیں؟ ہم کس طرح کے پیغام کو پھیلانے کے لئے کیا کررہے ہیں؟ میں آپ کو یاد دِلانا چاہتا ہوں ،یسوع نے فرمایا" فصل تو بہت ہے مگر مزدور تھوڑے ہیں،پس فصل کے مالک کی منت کروکہ وہ فصل کاٹنے کے لئے مزدور بھیجے" متی
37-9 ۔لوقا10-2 ۔اُس نے یہ بھی کہا تُم ایسے کیوں کہتے ہو کہ چار مہینے اورفصل ہوگئی ۔میں تُم سے سچ کہتا ہوں کہ آنکھیں کھولواوردیکھوفصل بالکل تیار ہے
یوحنا4-35

آیئے ہم واضح ہو جائیں کہ پکی ہوئی فصل کا مطلب کیا ہے؟ ہوسکتا ہے کہ ہم اُس سے منکر ہو جائیں لیکن بائبل ہمیں بتاتی ہے کہ پکی ہوئی فصل سے مراد ہزاروں لاکھوں ایسے افراد ہیں جوخدا کے راستے سے بھٹک گئے ہیں،جو دُنیا میں غیر نجات یافتہ ہیں اور جو یسوع کے علم کے بغیر تباہ ہوگئے ہیں،وہ تباہ اس لئے ہیں،انہوں نے یسوع کونہیں سنا بلکہ وہ ذاتی زندگی میں بہت زیادہ گناہگار اپنی فطرت،عادت کی وجہ سے ہیں ۔آپ کچھ لوگوں کے پاس تو انجیل ضرور لے کر گئے ہوں گے میں اس کے لئے خدا کا شکرادا کرتا ہوں لیکن اگر واقعی مسیحی ہیں تو میں نے اپنے الفاظ اوراعمال سے جو کچھ بھی ہم کرسکیں تو ہم اپنے دوستوں اورقریبی لوگوں میں انجیلی خوشخبری کریں اوردنیا کے ہرکونے میں توبہ اورگناہ کی معافی کی یسوع نام میں منادی کی جائے لوقا24-47 ۔کیونکہ آسمان کے نیچے کوئی ایسا نام نہیں جس سے نجات ہو اعمال 4-12۔

ہمیں اپنی دعاؤں اورمنتوں اورجوبھی ہم ماضی میں کرسکتے تھے یسوع کی تبلیغ اوربائبل کو پھیلانے والے مشنری اوردنیا میں مشن کی منادی اورمشن والے ممالک کے لئے دعا کریں اور جوبھی ہم دوسروں کوقبول کرنے کی کوشش کرتے ہیں کریں ۔اَب میں آپ کوکہانی سُنانا چاہتا ہوں۔

1993 میں اکیڈمی ایوارڈیافتہ فلم آف دی ایئر شینڈ بر لیٹ سٹیفن سپائل برگ جوآسکر شیڈ بر کی کہانی تھی ۔آسکر ایک نازی فوجی کمانڈر تھا جس نے 1993 میں پولینڈ کی جرمنی سے فتح کے بعد کراکو کے صوبے کے یہودیوں کواپنے برتنوں والی فیکٹری میں کام پرلگوایا، پہلے پہل تو یہودی صرف اس کے لئے پیسہ کمانے والے انسان تھے جواس کی جیبیں بھرتے تھے لیکن جیسے ہی جنگ میں اضافہ ہوتا گیا اورجرمنیوں نے زیادہ زیادہ یہودیوں کوغلام بنانا شروع کیا تو اس امیر کمانڈر نے بہت زیادہ پیسہ جرمن سرکاری افسران کو دیا کہ وہ اِن کوکام پر لگادیں ۔اگرچہ یہ جرمنیوں کے نزدیک بہت برا کام تھا لیکن اس بارہ سو سے زیادہ یہودیوں کوموت سے بچالیا۔میں یہ کہانی اس لئے سنا رہا تھا کہ میں نے اس سے پہلے زیادہ متاثر ہوا۔جنگ بالکل ختم ہوگئی تھی،یہودی بھی جانتے تھے کہ جرمن کی فوج اس فیکٹری کی تلاش میں تھے جیسے ہی انہیں لوگوں کوخیر باد کہا تو اُن لوگوں کواس کوایک خط پیش کیا۔جس میں یہ اتحادیوں ان لوگوں کی مدد کریں گے،اس موقع پر شینڈلرزاروقطار رو پڑا۔اورکہا کہ میں اس سے بھی زیادہ کرسکتا تھا۔

یہ کار جومیری بدقسمت کار ہے میں نے اس کوکیوں رکھا،دَس اورلوگ دولوگ اوردواورلوگ، میں کِتنے لوگوں کواپنے پاس لے کر آ سکتا تھا۔یہی سوال ہمارے مسیحیوں کا ہے اوریہی میرا ذہن بھی ہے کہ میں بھی اس آدمی کی طرح بہت سارے لوگوں کوجویسوع کوڈھونڈرہے ہیں،تلاش کرسکتا ہوں، میں نے یسوع کے مقصد کواہمیت نہ دی اوراپنے بچاؤ کی اتنی فکر کیوں کی اوراُس قیامت کے دن مجھے ڈر ہے کہ اب اس سوال کا جواب نہیں دے سکیں گے۔خدا ہماری مدد

کرے اور ہمیں کھڑا کرے کہ ہم خدا کی مرضی کے مطابق چلیں، جبکہ ہمارے پاس وقت بھی ہے تو جو خدا کے راستے سے بھٹک گئے ہیں اور مر گئے ہیں انجیل کی مدد سے اُٹھا سکوں۔

ڈاکٹر رابرٹ ایل ایمنڈ ایم اسٹیس نظامیاتی تھیالوجی کے فلوریڈا میں پروفیسر ہیں۔